تعارف و تبصرہ کتب

عنوان کتاب : قرآن مجید کا عربی اردو لغت

مرتب : ڈاکٹر محمد میاں صدیقی

ناشر : مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

ضخامت : ۶۵۲ صفحات، مجلد، کتابت و طباعت گوارا۔

قیمت : ۱۹۰ روپے (عمومی استفادہ کے نقطہ نظر سے زیادہ)

تبصرہ نگار : ڈاکٹر شیر محمد زمان ☆

فہم قرآن کی تسہیل کے لئے قرآنی لغات کی تالیف ایک تاریخی تسلسل ہے۔ عربی میں اس صنف کی مقبول ترین اور شاید سب سے زیادہ مستند خیال کی جانے والی کتاب امام راغب اصفہانی کی مفردات القرآن ہے۔ (۱) جو معانی کے اردو ترجمہ کے ساتھ بھی شائع ہو چکی ہے۔ (۲) اس نوع کی اردو کتابوں میں جناب غلام احمد پرویز کی چہارم جلدی تالیف لغات القرآن ممتاز حیثیت کی حامل ہے (۳)۔ ان میں سے اکثر کتب عربی لغت کے اسلوب پر الفاظ کے مادے کی بنیاد پر باعتبار حروف تہجی مرتب کی گئیں (۴)۔ بعض مولفین نے قرآنی پاروں اور سورتوں میں آیات کی ترتیب کا لحاظ کیا (۵)۔ پہلے اسلوب میں لفظ کے مادے تک پہنچنے کے لئے عربی صرف سے بنیادی واقفیت ضروری ہے۔ دوسری ترتیب میں کسی قرآنی کلمہ کے معنی معلوم کرنے کے لئے پہلے یہ تعین کرنا ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کی کون سی سورت میں کس مقام پر واقع ہوا ہے۔ عام قاری قرآن کی ان مشکلات کے پیش نظر بعض اہل علم نے قرآنی کلمات کو ہر کلمہ کی اپنی سادہ حرفی ترکیب کا لحاظ کرتے ہوئے الفبائی ترتیب دینے (۶) اور اسی ترتیب سے ان کے معانی و مطالب کی توضیح کرنے کا طریقہ اختیار کیا۔ شہید الدین احمد خلف مولوی جلال الدین احمد بناری کے رسالہ "عمدہ لغات قرآن" کا شمار اس سلسلہ کی اولین کڑیوں میں کیا جا سکتا ہے (۷)۔ اس

☆ سابق ڈائریکٹر جنرل، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد

انداز میں یہ سہولت ہے کہ جس قرآنی لفظ کے معنی دیکھنا چاہیں' بلا تردد الفبائی ترتیب کے تحت دیکھ لیں۔ اس نہج پر پہلی مبسوط تالیف ندوۃ المصنفین کی چھ جلدی "مکمل لغات القرآن" ہے جس کی پہلی چار جلدیں مولینا محمد عبدالرشید نعمانی کی کاوش کا نتیجہ ہیں' جبکہ آخری دو جلدوں کے مولف مولانا سید عبدالدائم الجلالی ہیں (۸)۔

مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کا شائع کردہ "قرآن مجید کا عربی اردو لغت" ادارہ تحقیقات اسلامی کے معروف فاضل ڈاکٹر محمد میاں صدیقی صاحب کی تالیف ہے۔ فاضل مرتب برصغیر کے مشہور عالم دین محدث اور کثیر التصانیف بزرگ مولینا محمد ادریس کاندہلوی (متوفی ۱۹۷۴ء) کے فرزند ارجمند اور مولینا محمد مالک (متوفی ۱۹۸۸ء) سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کے برادر خورد ہونے کا شرف رکھتے ہیں اور خود کئی کتابوں کے مصنف و مولف ہیں۔ ۶۵۶ صفحات پر مشتمل یہ کتاب حوالہ ایک طرح سے ندوہ المصنفین کے "مکمل لغات القرآن" کی مفید تلخیص کی حیثیت رکھتی ہے۔ اختصار اور عام قاری کی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے لغت اور صرف و نحو کی تفصیلی بحثوں کے ساتھ ساتھ استنادی حوالوں کو بھی بجا طور پر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ البتہ ہر کلمہ کے معانی کے اختتام پر قوسین میں اس کا محل وقوع سورت اور آیت کے نمبر کے حوالہ سے بتا دیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک ہی کلمہ کی مختلف اعرابی شکلوں کو الگ الگ مادہ (Item) نہیں بنایا گیا۔ مثلاً عبدالدائم الجلالی صاحب نے "نار" (آگ یا دوزخ) کے لفظ کے لئے تعریف و تنکیر' تنوین ہونے یا نہ ہونے' مرفوع' منصوب یا مجرد ہونے کے لحاظ سے کل دس مادے قائم کئے ہیں حالانکہ معنی سب کا وہی ہے۔ زیر نظر کتاب میں اس کے لئے تین مادے قائم کئے گئے ہیں۔ راقم کی رائے میں اس کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ صرف ایک مادہ کافی تھا۔ اگر تفریق ہی مقصود ہو تو معنی کے فرق کا لحاظ کرنا انسب و اولیٰ ہے۔ مثلاً جہاں معنی محض آگ ہے اسے الگ اور جہاں مراد دوزخ ہے' اسے الگ لکھا جائے۔ اس طرح اختصار کے باوجود قریب قریب وہ سب لفظ کتاب میں آ گئے ہیں جو زیادہ مفصل کتابوں میں موجود ہیں (۹)۔

لغات قرآن کو استعمال کرنے والوں کی ایک قبیل وہ ہے جو عربی صرف و نحو سے واقف ہیں اور قرآنی کلمات کے معانی لغوی تفصیل و تدقیق اور حوالہ سند کے ساتھ جاننا چاہتے ہیں' ان کے لئے عربی مصادر کے علاوہ پرویز صاحب کے "لغات القرآن" جیسی کتابیں موجود ہیں۔ مکمل

لغات القرآن کے دونوں فاضل مولفین نے جس تفصیل کو پیش نظر رکھا ہے' وہ اپنی جگہ مفید و مبارک مگر قرآنی الفاظ کے معنی جاننے کے خواہشمند عام قاری کے لئے کسی تفصیل و تکرار کے بغیر ایک سادہ یک جلدی لغت سہل الاستعمال ہونے کے سبب بے حد افادیت رکھتی ہے اور زیر نظر کتاب کی اشاعت نے اس اہم ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔

یوں تو حقیقی مذکر و مونث کے علاوہ دوسرے الفاظ کی تذکیر و تانیث میں اختلاف کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ تاہم کسی کلمہ کی تذکیر و تانیث کے بارے میں ایک ہی کتاب' ایک ہی مصنف یا ایک ہی ادارہ کی مطبوعات میں تضاد کی موجودگی لائق استحسان نہیں۔ ڈکشنری کے معنی میں "لغات" کا لفظ اکثر اردو لغات کے مطابق مذکر ہے (۱۰)۔ مقتدرہ کی زیر تبصرہ کتاب کا عنوان "قرآن مجید کا عربی اردو لغت" اس لحاظ سے صحت تذکیر و تانیث کے اہتمام کا مظہر ہے۔

لغت کی کسی کتاب کی اشاعت میں کتابت کی صحت و صفائی بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ قرآن کریم کے لغت میں یہ اہمیت چند در چند ہو جاتی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب میں کتابت کا عمومی معیار زیادہ سے زیادہ گوارا ہے اور مقدمہ میں رسم قرآن کی پیروی میں احتیاط کے دعوی کے باوجود اس سے انحراف اور اغلاط کتابت کی مثالیں اس قدر وافر ہیں کہ شاید کوئی صفحہ ان سے خالی نہیں۔ بعض نسخوں کی جلد بندی میں بھی ضروری احتیاط نہیں برتی گئی مثلاً زیر نظر نسخہ میں ص ۵۱۲ کے بعد ص ۵۲۹' ص ۵۴۴ کے بعد ص ۵۱۳' اور ص ۵۲۸ کے بعد ص ۵۴۵ آتا ہے۔

حسن اتفاق سے کتاب کے اس نقش اول کے صرف ایک ہزار نسخے چھاپے گئے ہیں۔ امید کی جانی چاہئے کہ عامتہ المسلمین کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے والی اس کتاب کے کئی ایڈیشن شائع ہوں گے اور آئندہ ایڈیشن ان خامیوں سے پاک' خوبصورت کتابت سے آراستہ' اور محتاط نظرثانی کے بعد اپنے موضوع پر ایک جامع و مختصر کتاب حوالہ کی حیثیت سے شائع ہو گا۔

***

حواشی و حوالہ جات

۱۔ ابوالقاسم الحسین الراغب الاصفہانی المتوفی ۵۰۲ھ ' کی مشہور و معروف تالیف "المفردات فی غریب القرآن" جو قرآن کریم کے کل ۱۶۵۵ مادوں میں سے ۱۵۷۹ مادوں کے کلمات کے معانی پر مشتمل ہے۔ بلاد عرب میں کئی بار شائع ہو چکی ہے۔

۲۔ استاذ محمد عبدہ الفلاح الفیروز پوری کے ترجمہ و حواشی کے ساتھ ۱۰۴۰ صفحات پر مشتمل یہ ایڈیشن المکتبہ القاسمیہ لاہور کی طرف سے ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا۔

۳۔ لاہور ' ادارہ طلوع اسلام ' جلد ۱۔ ۴ ' ۱۹۶۰/۱۹۶۱ (۱۸۴۸ صفحات)

۴۔ پرویز صاحب کے مولفہ قرآنی لغات کے علاوہ مولانا محمد حنیف ندوی کی تالیف "لسان القرآن" کی ترتیب بھی اسی اصل پر ہے۔ اس کی جلد اول (ہمزہ تا جیم) ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور نے ۱۹۸۳ء میں شائع کی (۴۰۰ صفحات) ' غالباً اس کی تدوین و طباعت مکمل نہ ہو سکی۔

۵۔ مثلاً مولوی عبدالرحمن صاحب کی تالیف "انوار القرآن معنی لغات القرآن" میں قرآنی کلمات کے معانی و مطالب سورۃ فاتحہ سے سورۃ الناس تک آیات کی ترتیب کے مطابق بیان کئے گئے ہیں۔ (لاہور ' آئینہ ادب ' جلد ۱۔۲ ' ۱۹۵۷ء ۳۱۹ + ۲۸۰ صفحات) جناب عبدالکریم پاریکھ نے بھی اپنی تالیف "لغات القرآن عربی اردو" میں اسی ترتیب کا لحاظ رکھا ہے (کراچی ' مجلس نشریات اسلام ' ۱۹۸۵ء۔ طبع دوازدھم ' ۲۸۸ ص)

۶۔ مثال کے طور پر فقیر اللہ کی "فہرست الفاظ القرآن مسمی بہ نجوم الفرقان" کا نام لیا جا سکتا ہے (لاہور ' مطبع محمدی ' ۱۸۹۴ ' ۴۷۲ ص)

۷۔ یہ رسالہ حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ کے اہتمام سے شائع ہوا (کانپور ' مطبع مجیدی ' ۱۹۳۷ء ' ۱۴۸ ص) مولف نے سن تالیف ۱۳۱۹ھ درج کیا ہے۔

۸۔ یہ شش جلدی سلسلہ چھٹے عشرہ میں ایک سے زائد بار دہلی سے شائع ہوا۔ اور ۳۲۱ + ۳۲۹ + ۳۰۷ + ۳۸۲ + ۴۹۹ + ۳۲۴ = کل ۲۱۶۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ حال ہی میں اس کا عکسی ایڈیشن تین مجلدات میں عمر فاروق اکیڈیمی لاہور سے شائع ہوا ہے ' جس پر سن اشاعت درج نہیں۔

۹۔ یہ بیان عموماً درست ہے مگر بعض اہم الفاظ شامل ہونے سے رہ گئے ہیں ۔ مثلاً "نادی" (اس نے پکارا) کے بعد اس سے ملحق ضمائر منصوب (ناداہ ' ناداھا ' ناداھما) والے مرکبات کا حذف تو جواز رکھتا ہے مگر "نادیہ" (اپنی مجلس) کو چھوڑ دینا روا نہیں کیونکہ اس کے معنی ہی الگ ہیں۔

۱۰۔ نور اللغات مرتبہ مولوی نورالحسن نیر اور مولوی سید احمد دہلوی کی مولفہ فرہنگ آصفیہ میں اسے مذکر ہی لکھا گیا ہے۔ "تذکیر و تانیث" مصنفہ احسان دانش (لاہور ' مرکزی اردو بورڈ ' ۱۹۷۰ء ' ص ۳۳۶) میں بھی "لغت" کو مذکر لکھا ہے ' مگر فیلن کی اردو انگریزی ڈکشنری میں "لغات" کو مونث قرار دیا گیا ہے۔